خطبۂ مونقہ

(حضرت علیؑ کے بغیر الف خطبہ کا بلا الف ترجمہ)

ترجمہ و تحقیق

سیّد جاوید جعفری

مِصباحُ الہُدٰی پبلیکیشنز

خطبہ مونقہ

(حضرت علیؑ کے بغیر الف خطبہ کا بلا الف ترجمہ)

ترجمہ و تحقیق

سیّد جاوید جعفری

تصحیح

ایس۔ زیڈ۔ زیدی

ناشر

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز

۱۰۔ گنگا رام بلڈنگ ۔ شاہراہ قائدِ اعظم ۔ لاہور

نام کتاب ـــــــ خطبہ مؤنقہ

مترجم ـــــــ سید جاوید جعفری

تصحیح ـــــــ ایس۔ زیڈ۔ زیدی

کتابت ـــــــ سید جعفر صادق

طبع اول ـــــــ ۱۴۰۸ھ - ۱۹۸۸ء

ناشر ـــــــ مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز

مطبع ـــــــ آر۔ آر۔ پرنٹرز

ہدیہ ـــــــ ۱۰/- روپے

ملنے کا پتہ

قرآن سنٹر: ۲۵۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور

عرضِ ناشر

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز کی یہ دوسری کوشش ہدیۂ دیدگاہِ قارئین ہے یہ اتفاق نہیں بلکہ حُسنِ اتفاق ہے کہ اس ادارے کی دوسری پیشکش

امامِ اوّل حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ـــــــ

کلامِ معجز نظام کے ساتھ ہورہی ہے۔

جبکہ پہلی پیشکش ـــــــ

کلامِ رسالت پناہؐ سے ہوئی۔

یہی وہ امامِ عالی مقام ہیں کہ جن کو صاحبِ وحی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہرِ علم کا دروازہ قرار دیا۔

ربّ ذُوالکرم کی استعانت اور توفیق سے محترم قارئین انشاءاللہ عنقریب علومِ اہلبیتؑ کے جواہر پاروں کا کہ جن میں معارفِ اسلامی کی تابناک

اور یقین پرور تعلیمات اور حکمتیں موجود ہیں مطالعہ کر سکیں گے۔

ادارے کے ان مقاصد کے لیے آپ کی رہنمائی، دستگیری، تعاون و مشورہ اور اخلاص پرور دعا باعثِ ہمت افزائی رہے گی۔

ادارہ جناب سید جاوید جعفری کا شکرگزار ہے کہ جنھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبۂ بے الف کا ترجمہ بھی بغیر الف کے فرمایا ہے۔ ہم موصوف کے لیے دست بدعا ہیں کہ ان کی توفیقی صلاحیتیں علومِ اسلامیہ کی ترویج کے لیے وقف رہیں اور وہ ادارے کے ساتھ ہمیشہ تعاون فرماتے رہیں۔

والسلام

"ادارہ"

عرضِ کلام

یہ خطبہ علم الخطابت کا ایک معجزہ ہے اور حضرت علی علیہ السلام کے امام الکلام ہونے کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ اس امیرِ نطق پناہ نے فی البدیہہ اس خطبہ کو انشاء کرکے کہ جس میں حرف "الف" کہ جس کے بولے بغیر کوئی گفتگو مکمل نہیں ہو پاتی اور کوئی کلام فصاحت و بلاغت کا درجہ نہیں پاتا، آسمانِ خطابت کی ایک نئی کہکشاں ایجاد کی کہ جس نے بعد میں آنے والے دور کے لیے کلامِ عرب کے صنائع و بدایع کی بنیاد رکھی۔

اس خطبہ کا آغاز امیر المومنین علیہ السّلام نے خدا کی تحمید، عظمتِ رسولؐ اور عرفانِ رسالتؐ کے مضامین سے کیا، پھر زندگانیٔ دنیا کی حقیقت، کیفیتِ موت، نظارۂ مرگ، قیامت کے پرہول حالات اور آخرِ کلام میں کلامِ ربّانی پر کلام فرمایا۔

امیر المومنینؑ کے اس خطبہ میں موت کی جتنی مہیب منظر کشی کی گئی ہے وہ کمال کی حدود سے بلند تر ہے یعنی معراج بیان پر۔ گویا ایک بہتا ہوا دریا ہے یا پھر گلِ الفاظ کا چمنستان یا پھر معانی و معرفت کی شبنم کو اپنے محیط میں لیے بہنے والا آبشار خطابت۔

سید جاوید جعفری

۲۰-۷-۸۸

اس خطبہ کے ماخذ

(۱) ـــــ ابن ابی الحدید نے نہج البلاغہ کی انیسویں جلد میں ص۳۶۵ پر اس خطبہ کا ذکر کیا۔

(۲) ـــــ کتاب المطالب السؤل ص۱۷۱ طبع نجف

(۳) ـــــ کفایت الطالب ص۳۹۳ پر اس خطبہ کی سند اس طرح سے نقل کی گئی ہے:

ہم سے المعامر ابو الحسن علی بن ابی عبداللہ بن ابی الحسن الشیخ الصالح البغدادی نے جامعہ دمشق میں ۶۳۴ھ

میں بیان کیا۔ انھوں نے عبدالوہاب بن محمد الحسین
المالکی الصابونی سے روایت کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم
کو ابوالمعالی ثابت بن بندار بن ابراہیم البقّال نے
خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ ہم کو ابو محمد الحسن بن محمد بن
الحسن الجلال نے رجب ۴۳۷ھ میں بیان کیا۔ وہ
کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسین احمد بن محمد بن عمران
بن موسیٰ بن عروۃ بن الجراح سے اُن کے گھر پر ۳۸۸ھ
میں پڑھا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ سے ابوالسّماری
روایت کرتے ہیں یہ کہہ کر مجھ سے ابو عوسجہ سلمہ بن عرفجہ
نے یبرین میں یمن کے ایک مقام پر بیان کیا۔ تو
انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو عرفجہ بن عرفطہ نے روایت
کیا اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالھراش جری
بن کلیب نے روایت کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھ
ہشام بن محمد السائب الکلبی نے بیان کیا۔ انھوں نے

کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انھوں نے
ابو صالح سے روایت کیا کہ انھوں نے کہا کہ:
ایک جماعتِ اصحابِ رسولؐ بیٹھی ہوئی گفتگو اور
مباحثہ کر رہی تھی اور ذکر حروف ہائے تہجّی کا ہو
رہا تھا۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ الف
وہ حرف ہے جو دوسرے حرفوں کے مقابلے میں
کلام میں سب سے زیادہ داخل ہے۔ پس حضرت
علی علیہ السّلام اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور فی البدیہہ یہ
خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس میں الف بالکل استعمال
نہیں ہوا۔
یہ بیان کر کے صاحب کفایت الطالب لکھتے ہیں کہ
اس طریقے سے ہم نے یہ خطبہ اسی طرح روایت کیا ہے
اور ہمیں بغداد میں ایک جماعت ملی جو کہ یحییٰ ابن ثابت
سے اس خطبے کو روایت کرتی ہے جو کہ اپنے والد سے

اس خطبے کو روایت کرتے ہیں لیکن اس خطبے کو لکھتے وقت مجھے ان سے روایت کرنے کی اسناد نہ مل سکیں۔

(۴) ___ کتاب کنز العمال ج ۸۔ ص ۲۲۱

(۵) ___ علامہ قطب الدین راوندیؒ۔ کتاب الخرائج والجرائح ۵۷۳ھ۔

(۶) ___ علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں دو مقامات پر روایت کیا: ج ۹۔ ص ۵۸۳
ج ۱۷۔ ص ۹۰،

(۷) ___ علامہ شیخ ابراہیم کفعمیؒ: المصباح (۴۹) باب ص ۳۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(١) —— حَمِدْتُّ مَنْ عَظُمَتْ مِنَّتُهٗ

(٢) —— وَسَبَغَتْ نِعْمَتُهٗ

(٣) —— وَسَبَقَتْ غَضَبَهٗ رَحْمَتُهٗ

(٤) —— وَتَمَّتْ كَلِمَتُهٗ

(٥) —— وَنَفَذَتْ مَشِيَّتُهٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

① ــــ میں نے (رب کی) حمد کی کہ جس کی جود و بخشش (مجھ پر)
عظیم تر ہو گئی

② ــــ نیز (میرے معبود کی) نعمتیں بھی مجھ پر بھرپور ہیں۔

③ ــــ جس کی رحمت جس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

④ ــــ نیز کلمۂ (رب بھی) تکمیل شدہ ہے۔

⑤ ــــ نیز (ربّ) کی مشیّت مصروفِ عمل ہو
کر رہی۔

(۶) — بَلَغَتْ قَضِيَّتُهُ

(۷) — حَمِدْتُهُ حَمْدَ مُقِرٍّ بِرُبُوبِيَّتِهِ

(۸) — مُتَخَضِّعٍ لِعُبُودِيَّتِهِ

(۹) — مُتَنَصِّلٍ مِّنْ خَطِيئَتِهِ

(۱۰) — مُعْتَرِفٍ بِتَوْحِيدِهِ

(۱۱) — مُسْتَعِيذٍ مِّنْ وَّعِيدِهِ

(۱۲) — مُؤَمِّلٍ مِّنْهُ مَغْفِرَةً تُنْجِيهِ۔

(۱۳) — يَوْمَ يُشْغَلُ عَنْ فَصِيلَتِهِ وَبَنِيهِ۔

(۱۴) — وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَرْشِدُهُ

(۶) —— (میرے رب کے) فیصلے (مجھ تک) پہنچ چکے ہیں۔

(۷) —— میں نے (رب کی) حمد یوں کی کہ جیسے کوئی رُبوبیّت کو تسلیم کرنے کے بعد کرے۔

(۸) —— نیز بندگی کے لیے ہمیشہ سرِ تسلیم خم رکھے ہو۔

(۹) —— (ربِّ محشر کی) پُرہیبت تنبیہ سے گریز کرے۔

(۱۰) —— (نیز یہ بھی کہ) معترفِ توحید ہُوں۔

(۱۱) —— (حکیم کی) سرزنش سے بچتے ہوئے گوشۂ رحمت کی طلب میں مصروف ہُوں۔

(۱۲) —— (جیسے کہ کوئی بندہ) رحمتِ ربّ پر تکیہ کیے ہوئے ہو کہ جس سے حصولِ جنّت ممکن ہو۔

(۱۳) —— وہ رحمت کریم کی طرف سے بندے کو حشر کے دن کہ لوگ جس روز بے شیروں، فرزندوں سے پیٹھ موڑے ہوں گے چین و سکون دے گی۔

(۱۴) —— ہم (ربِّ کریم) سے مدد لیتے ہیں۔ وہ منبعِ رُشد و تلقین ہے

وَنَسْتَهْدِيْهِ

(١٥) —— وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

(١٦) —— وَشَهِدْتُّ لَهٗ شُهُوْدَ مُخْلِصٍ مُّوْقِنٍ۔

(١٧) —— وَفَرَدْتُّهٗ تَفْرِيْدَ مُؤْمِنٍ مُّتَيَقِّنٍ۔

(١٨) —— وَوَحَدْتُّهٗ تَوْحِيْدَ عَبْدٍ مُّذْعِنٍ بِاَنَّهٗ

(١٩) —— لَيْسَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ مُلْكِهٖ

(٢٠) —— وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ فِيْ صُنْعِهٖ

(٢١) —— جَلَّ عَنْ مُّشِيْرٍ وَّوَزِيْرٍ

(٢٢) —— وَعَنْ عَوْنٍ مُعِيْنٍ وَّنَصِيْرٍ وَّنَظِيْرٍ

وہی ہے جس سے نور کی طلب رہتی ہے۔

(۱۵) — (معبود) ہم تیری عظیم مرتبہ ہستی پر یقین رکھتے ہیں۔
(جبکہ) تیری جلیل ہستی پر توکل بھی کرتے ہیں۔

(۱۶) — (جبکہ) میں مصروفِ تشہّد ہوں کسی مخلص یقین پرور کی طرح۔

(۱۷) — (نیز) کسی مومن و متقی کی طرح میں بھی (رب کی) منفرد ہستی کو منفرد ہی تسلیم کیے ہوئے ہوں۔

(۱۸) — (جبکہ) توحید عزّ وجلّ پر میں مطیع بندے کی طرح سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہوں۔

(۱۹) — ربِ مُلک کے مُلک میں کوئی شریک نہیں۔

(۲۰) — (جبکہ) وہ مصوّر صنعت گری میں کسی قسم کی مدد کے لیے ضرورت مند نہیں ہے۔

(۲۱) — رب عزّ وجلّ وزیر و مشیر کے مشوروں سے بلند تر ہے۔

(۲۲) — جبکہ ہر شریک و معین و نصیر و نظیر سے بری ہے

(٢٣) — عَلِمَ فَسَتَرَ

(٢٤) — وَبَطَنَ فَخَبَرَ

(٢٥) — وَمَلَكَ فَقَهَرَ

(٢٦) — وَعُصِيَ فَغَفَرَ وَعُبِدَ فَشَكَرَ

(٢٧) — وَحَكَمَ فَعَدَلَ

(٢٨) — لَمْ يَزَلْ وَلَنْ يَّزُوْلَ

(٢٩) — لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ

(٣٠) — وَهُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

(٣١) — وَبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

(٣٢) — رَبٌّ مُتَعَزِّزٌ بِعِزَّتِهٖ

(٣٣) — مُتَمَكِّنٌ بِقُوَّتِهٖ

(٣٤) — مُتَقَدِّسٌ بِعُلُوِّهٖ

(۲۳) —— علم رکھنے کے بعد بھی پردہ پوش ہے۔

(۲۴) —— چھپی ہوئی چیزوں سے متعلق خبر دہندہ بھی ہے۔

(۲۵) —— ربّ عزّوجلّ کی ہر چیز (ہمیشہ سے) ملکیت میں ہے

پھر قہر کی جلوہ گری بھی ہے۔

(۲۶) —— جب (غفور کی) معصیت کی گئی تو مغفرت کر دی،

جب بندگی کی گئی تو (ربِّ شکور نے) قدر بھی کی۔

(۲۷) —— جب فیصلے کیے تو عدل سے۔

(۲۸) —— ہمیشہ کے لیے ہے نیز ہمیشہ سے ہے۔

(۲۹) —— کوئی چیز مثلِ رب ہرگز نہیں ہو سکتی۔

(۳۰) —— نیز وہ ہر شے سے پہلے ہے۔

(۳۱) —— نیز ہر شے کے بعد (بھی) ہے

(۳۲) —— وہ رب جو خود عزّت کے سبب معزّز ہے۔

(۳۳) —— جس کی تمکنت جس کی قدرت کے ذریعہ ہے۔

(۳۴) —— نیز وہ مرکزِ تقدّس ہے بلندی کی وجہ سے۔

(۳۵) ——— مُتَكَبِّرٌ بِسُمُوِّهِ

(۳۶) ——— لَيْسَ يُدْرِكُهُ بَصَرٌ

(۳۷) ——— وَلَمْ يُحِطْ بِهِ نَظَرٌ

(۳۸) ——— قَوِيٌّ مَنِيعٌ بَصِيرٌ سَمِيعٌ
رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

(۳۹) ——— عَجَزَ عَنْ وَّصْفِهِ مَنْ
يَّصِفُهُ

(۴۰) ——— وَضَلَّ عَنْ نَّعْتِهِ مَنْ
يَّعْرِفُهُ

(۴۱) ——— قَرُبَ فَبَعُدَ

(۴۲) ——— وَبَعُدَ فَقَرُبَ

(۴۳) ——— يُجِيبُ دَعْوَةَ مَنْ يَّدْعُوهُ

(۴۴) ——— وَيَرْزُقُهُ وَيَحْبُوهُ

(۴۵) ——— ذُولُطْفٍ خَفِيٍّ وَّبَطْشٍ قَوِيٍّ

(۳۵) —— متکبّر بھی ہے، تسمیہ کے سبب۔

(۳۶) —— جسے دیدہ وری چھو نہیں سکتی۔

(۳۷) —— نیز جسے نظر محیط نہیں کر سکتی۔

(۳۸) —— قوی، سپر، بصیر، سمیع، رؤف و رحیم ہے۔

(۳۹) —— جو وصفِ ربّ جلیل کرے وہ حقِ گفتگو میں عدل کرنے سے معذور رہے۔

(۴۰) —— معرفت رکھنے کے بعد بھی گر کوئی نعت کرے تو تو ضرور بھٹکے۔

(۴۱) —— قریب تر بھی دور بھی ہے۔

(۴۲) —— وہ دور بھی ہے مگر قریب تر بھی۔

(۴۳) —— ہر شخص کی طلب ہمیشہ مکمّل کرے۔

(۴۴) —— نیز بندے کے رزق میں کفیل ہے۔

(۴۵) —— لطفِ ربّ خفی ہے نیز دستِ گرفت قوی (بھی) ہے۔

(٤٦) — وَرَحْمَةٍ مُّوْسَعَةٍ

(٤٧) — وَعُقُوْبَةٍ مُّوْجِعَةٍ

(٤٨) — رَحْمَتُهٗ جَنَّةٌ عَرِيْضَةٌ مُّوْنِقَةٌ

(٤٩) — وَعُقُوْبَتُهٗ جَحِيْمٌ مَّمْدُوْدَةٌ مُّوْبِقَةٌ

(٥٠) — وَشَهِدْتُّ بِبَعْثِ مُحَمَّدٍ

(٥١) — رَسُوْلِهٖ وَعَبْدِهٖ وَصَفِيِّهٖ وَنَبِيِّهٖ وَنَجِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ وَخَلِيْلِهٖ

(٥٢) — بَعَثَهٗ فِيْ خَيْرِ عَصْرٍ

(٥٣) — وَحِيْنِ فَتْرَةٍ وَّ كُفْرٍ

(٥٤) — رَحْمَةً لِّعَبِيْدِهٖ وَمِنَّةً لِّمَزِيْدِهٖ

(٥٥) — خَتَمَ بِهٖ نُبُوَّتَهٗ

(۴۶) ـــــ جبکہ رحمتِ (ربّ) بہت (ہی) وسیع ہے۔

(۴۷) ـــــ جبکہ تعزیرِ رب سوز و درد سے پُر ہے۔

(۴۸) ـــــ نیز رحمتِ (معبود) وسیع و عریض جنّت کی شکل میں موجود ہے۔

(۴۹) ـــــ جبکہ سرزنشِ (ربّ) ہمیشہ کی بھڑکتی ہوئی دوزخ ہے۔

(۵۰) ـــــ میں تصدیق کنندہ ہوں بعثتِ محمدؐ پر۔

(۵۱) ـــــ جو رسولؐ ہیں، بندے ہیں، صفیؐ ہیں، نبیؐ ہیں نجیؐ ہیں، حبیبؐ ہیں نیز خلیلؐ (بھی) ہیں۔

(۵۲) ـــــ نیز جن کی بعثت بہترین وقت پر ہوئی۔

(۵۳) ـــــ کہ جس وقت رسولوں کی بعثت رُکی ہوئی تھی جبکہ کفر درحقیقت خیمہ زن (سرزمین عرب بھی ہو)

(۵۴) ـــــ (یہ) وہ ہستی ہے جو بندوں کے لیے رحمت ہے نیز (رب کی نعمتوں کے لیے) خود بھی نعمت ہے۔

(۵۵) ـــــ جن کے ذریعہ نبوّت ختم ہوگئی۔

(۵۶) — وَشَدَّيَدَ بِهٖ حُجَّتَهٗ

(۵۷) — فَوَعَظَ وَنَصَحَ وَبَلَغَ وَكَدَحَ

(۵۸) — رَءُوْفٌ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ

(۵۹) — رَحِيْمٌ سَخِيٌّ رَّضِيٌّ وَّلِيٌّ زَكِيٌّ

(۶۰) — عَلَيْهِ رَحْمَةٌ وَتَسْلِيْمٌ

(۶۱) — وَبَرَكَةٌ وَّتَكْرِيْمٌ مِّنْ رَّبٍّ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ قَرِيْبٍ مُجِيْبٍ

(۶۲) — وَصَّيْتُكُمْ مَّعْشَرَ مَنْ حَضَرَنِيْ بِوَصِيَّةِ رَبِّكُمْ

(۶۳) — وَذَكَّرْتُكُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ

(۶۴) — فَعَلَيْكُمْ بِرَهْبَةٍ تَسْكُنُ قُلُوْبَكُمْ

(۵۶) —— نیز وجودِ حضرتؑ سے حجّتِ (معبود) قوی تر ہو گئی۔

(۵۷) —— پس جنھوں نے وعظ و نصیحت بھی کی نیز تبلیغ و مشقتِ نفس بھی کی۔

(۵۸) —— نیز کُل مومنین پر رؤف ہیں۔

(۵۹) —— حضرتؑ رحیم بھی ہیں، سخی بھی ہیں، ولی بھی ہیں ذکی بھی۔

(۶۰) —— نیز جن پر (ربّ کی) رحمت بھی ہے تسلیم بھی ہے۔

(۶۱) —— نیز ربِّ غفور و رحیم کی طرف سے برکت بھی ہے و تکریم بھی (وہ ربّ) جو قریب بھی ہے و مجیب بھی۔

(۶۲) —— لوگو! وہ جو میرے نزدیک موجود ہو ہیں نے تم کو ربِّ عزّ و جلّ سے خوف رکھنے کی نصیحت کی۔

(۶۳) —— نیز تم کو نبیؐ کی سنّت کی طرف توجہ دینے کی سرزنش (بھی) کی۔

(۶۴) —— ضروری ہے کہ تم خوف زدہ رہو کہ دلوں کو سکون ہو۔

٦٥ — وَخَشْيَةٍ تُذْرِى دُمُوعَكُمْ

٦٦ — وَتَقِيَّةٍ تُنْجِيكُمْ قَبْلَ يَوْمٍ
يُبْلِيكُمْ وَيُذْهِلُكُمْ يَوْمَ يَفُوزُ
فِيهِ مَنْ ثَقُلَ وَزْنُ حَسَنَتِهِ

٦٧ — وَخَفَّ وَزْنُ سَيِّئَتِهِ

٦٨ — وَلْتَكُنْ مَسْأَلَتُكُمْ وَتَمَلُّقُكُمْ
مَسْأَلَةَ ذُلٍّ وَخُضُوعٍ وَشُكْرٍ
وَخُشُوعٍ بِتَوْبَةٍ وَنُزُوعٍ وَ
نَدَمٍ وَرُجُوعٍ

٦٩ — وَلْيَغْتَنِمْ كُلُّ مُغْتَنِمٍ مِنْكُمْ
صِحَّتَهُ قَبْلَ سَقَمِهِ

٧٠ — وَشَبِيبَتَهُ قَبْلَ هَرَمِهِ

٧١ — وَسَعَتَهُ قَبْلَ فَقْرِهِ۔

(۶۵) — نیز تم پر وہ خشیتِ معبود بھی ضروری ہے جو چشم کو ہر وقت تر رکھے۔

(۶۶) — پھر وہ ڈر بھی جو پُر ہول دن و پُرسش کے روز تم کو چین و سکون دے یعنی جس دن فوزِ عظیم نیکی میں وزن رکھے ہوئے شخص ہی کیلیے ہو گی پھر۔

(۶۷) — جس کی بدی میں وزن کی کمی (بھی) ہو گی۔

(۶۸) — پس تم لوگوں کی (ربّ سے) طلب وہ طلب ہو جو کسی ذلیل، قصور زدہ، شکر ریز، مصروفِ خشوع، مشغولِ توبہ، تڑپتے ہوئے شخص، شرمندہ رجوع کنندہ کی ہوتی ہے۔

(۶۹) — تم میں سے ہر غنیمت پسند شخص صحت کو مرض سے پہلے غنیمت سمجھے۔

(۷۰) — نیز لڑکپن کو ضعیفی سے پہلے۔

(۷۱) — نیز وسعتِ رزق کو غربت سے قبل۔

(٧٢) — وَفَرْغَتَهُ قَبْلَ شُغُلِهِ

(٧٣) — وَحَضَرَهُ قَبْلَ سَفَرِهِ

(٧٤) — قَبْلَ تَكَبُّرٍ وَّتَهَرُّمٍ وَّتَسَقُّمٍ

(٧٥) — وَيَمَلُّهُ طَبِيبُهُ وَيُعْرِضُ عَنْهُ حَبِيبُهُ

(٧٦) — وَيَنْقَطِعُ غِمْدُهُ وَيَتَغَيَّرُ عَقْلُهُ

(٧٧) — ثُمَّ قِيلَ: هُوَ مَوْعُوكٌ وَجِسْمُهُ مَنْهُوكٌ

(٧٨) — ثُمَّ جَدَّ فِي نَزْعٍ شَدِيدٍ

(٧٩) — وَحَضَرَهُ كُلُّ قَرِيبٍ وَبَعِيدٍ

(٨٠) — فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ وَطَمَحَ بِنَظَرِهِ

(۷۲) —— نیز فرصت کو مشغولیت سے پہلے

(۷۳) —— پھر سکونت سفر سے قبل

(۷۴) —— تکبُّر کی [illegible]ردستی کے قبل، ضعیفی گھیرلے، نیز کوئی مرض تنگ کرے۔

(۷۵) —— طبیب دل تنگ ہوجائے نیز [illegible]یق (بھی) مُنہ موڑلیں۔

(۷۶) —— نیز فرحتیں بھی منقطع ہوچکیں جبکہ عقل متغیّر ہوچلے۔

(۷۷) —— پھر سخن ہونے لگے کہ وہ (کوئی شخص ہے) جو شکستہ دل ہے نیز دیکھو کہ جسم بھی نحیف ہے۔

(۷۸) —— پھر (جس نے) موت سے شدید جنگ (بھی) کی ہے۔

(۷۹) —— نیز عزیز قریب و دور سے گرد جمع ہوگئے۔

(۸۰) —— کہ پس چشم (بھی) منجمد ہوگئی نیز نظریں چڑھ گئیں۔

(٨١) —— وَرَشَحَ جَبِيْنُهُ وَعُطِفَ عَرِيْنُهُ

(٨٢) —— وَسَكَنَ حَنِيْنُهُ

(٨٣) —— وَحَزَنَتْهُ نَفْسُهُ

(٨٤) —— وَبَكَتْهُ عِرْسُهُ وَحُفِرَ رَمْسُهُ

(٨٥) —— وَيَتِمَ مِنْهُ وُلْدُهُ

(٨٦) —— وَتَفَرَّقَ مِنْهُ عَدَدُهُ وَ قُسِمَ جَمْعُهُ

(٨٧) —— وَذَهَبَ بَصَرُهُ وَسَمْعُهُ

(٨٨) —— وَمُدِّدَ وَجُرِّدَ وَعُرِّيَ

(٨٩) —— وَغُسِلَ وَنُشِّفَ وَسُجِّيَ

(۸۱) —— کہ جبین جس کی پسینے سے تر ہے جس کی روح نتھنے سے کھینچ لی گئی ہے۔

(۸۲) —— نیز شوق سب شکستہ ہو گئے۔

(۸۳) —— خود نفس ہی اس کو غمزدہ کیے ہوئے ہے۔

(۸۴) —— نیز (مُردے کی) دھن رونے لگی جبکہ قبر (بھی) کھُد گئی۔

(۸۵) —— فرزند و دختر بھی (مُردہ کے) پرتو سے محروم ہو گئے۔

(۸۶) —— کہ جس سے لوگ برگشتہ ہو گئے نیز جمع کردہ دولت تقسیم ہونے لگی۔

(۸۷) —— پھر سننے دیکھنے کی سب قوتیں سلب ہو گئیں۔

(۸۸) —— پھر کل جسم کو درست رکھتے ہوئے نیز چہرہ قبلہ کی سمت میں مجرّد ہے۔

(۸۹) —— غسل کی منزل (کے قریب) (مُردے کی) برہنگی کی گئی۔ بدن خشک کرنے کی نوبت پہنچی پھر کپڑوں سے زینت دی گئی۔

٩٠ — وَبُسِطَ لَهُ وَهُيِّئَ

٩١ — وَنُشِرَ عَلَيْهِ كَفَنُهُ

٩٢ — وَشُدَّ مِنْهُ ذَقَنُهُ

٩٣ — وَقُمِّصَ وَعُمِّمَ

٩٤ — وَوُدِّعَ وَسُلِّمَ

٩٥ — وَحُمِلَ فَوْقَ سَرِيرٍ

٩٦ — وَصُلِّيَ عَلَيْهِ بِتَكْبِيرٍ

بِغَيْرِ سُجُودٍ وَّتَعْفِيرٍ

٩٧ — وَنُقِلَ مِنْ دُوْرٍ مُّزَخْرَفَةٍ

وَّقُصُوْرٍ مُّشَيَّدَةٍ وَّحُجُرٍ

مُّنَجَّدَةٍ

٩٨ — وَجُعِلَ فِيْ ضَرِيْحٍ مَّلْحُودٍ

٩٩ — وَضِيْقٍ مَّرْصُوْدٍ بِلَبِنٍ

مَّنْضُوْدٍ

(۹۰) —— مُردے کے لیے پلنگ کھول دیے گئے۔

(۹۱) —— پھر کفن پوشی بھی کی گئی۔

(۹۲) —— پھر ٹھوڑی تک (کفنی) لپیٹ دی گئی۔

(۹۳) —— پھر قمیض و پگڑی سے زینت دی گئی۔

(۹۴) —— پھر رخصتی ہوئی نیز تسلیم بھی۔

(۹۵) —— پھر پلنگ کو کندھوں پر لے گئے۔

(۹۶) —— مُردے پر سجدے کے جبیں ریز کیے بغیر فروعِ دین میں سب سے مقدّم رکن کی تکبیریں ہوئیں۔

(۹۷) —— پھر (مردے کی) جگہ تبدیل ہوگئی، سجے ہوئے گھروں سے، پختہ محلوں سے، بنفیس سجے ہوئے حجروں سے۔

(۹۸) —— نیز پھر (مُردے کی) سکونت لحد کے گڑھے میں ہوئی

(۹۹) —— کسی پوشیدہ درز میں کہ جس پر چونے کی سفید لیپ کردی گئی۔

(١٠٠) — مُسَقَّفٍ بِجُلْمُودٍ

(١٠١) — وَهِيلَ عَلَيْهِ حَفَرُهُ

(١٠٢) — وَحُثِيَ عَلَيْهِ مَدَرُهُ

(١٠٣) — وَتَحَقَّقَ حَذَرُهُ وَنُسِيَ خَبَرُهُ

(١٠٤) — وَرَجَعَ عَنْهُ وَلِيُّهُ وَصَفِيُّهُ وَنَدِيمُهُ وَنَسِيبُهُ

(١٠٥) — وَتَبَدَّلَ بِهِ قَرِينُهُ وَ حَبِيبُهُ فَهُوَ حَشْوُ قَبْرٍ وَّرَهِينُ قَفْرٍ

(١٠٦) — يَسْعَى بِجِسْمِهِ دُودُ قَبْرِهِ

(١٠٧) — وَيَسِيلُ صَدِيدُهُ مِنْ مَّنْخَرِهِ

(١٠٨) — يَسْحَقُ تُرْبَهُ لَحْمَهُ وَ يَنْشَفُ دَمَهُ

(۱۰۰) —— نیز جس کی چھت پتھر سے مضبوط کی گئی۔

(۱۰۱) —— کہ جس پر قبر ہی کی مٹی بکھیر دی گئی۔

(۱۰۲) —— پھر جس پر لوحِ قبر بھی کھڑی کی گئی۔

(۱۰۳) —— (دیکھو) لوحِ قبر قطعی محفوظ ہے جبکہ مردے کی خبر گیری مفقود ہے۔

(۱۰۴) —— پھر لوٹ گئے (مُردے کے) سب دوست، مخلص رفیق و عزیز۔

(۱۰۵) —— (مُردے کے) سب قریبی لوگ محبوب سب بدل گئے جبکہ وہ مُردہ لقمۂ قبر و رہین جوع و بھوکِ (زمین) ہے۔

(۱۰۶) —— نیز جسم میں قبر کے کیڑے گردش کر رہے ہیں۔

(۱۰۷) —— پھر (مردے کی) گردن سے پیپ بہہ رہی ہے۔

(۱۰۸) —— جبکہ قبر (مُردے کے) گوشت کو نہیں پیس بھی رہی ہے نیز مُردے کے خون کو پی بھی رہی ہے۔

(١٠٩) — وَيَرِمُ عَظْمَهٗ حَتّٰى يَوْمَ حَشْرِهٖ

(١١٠) — فَنُشِرَ مِنْ قَبْرِهٖ حِيْنَ يُنْفَخُ فِيْ صُوْرٍ

(١١١) — وَيُدْعٰى بِحَشْرٍ وَّلنُشُوْرٍ

(١١٢) — فَثَمَّ بُعْثِرَتْ قُبُوْرٍ

(١١٣) — وَحُصِّلَتْ سَرِيْرَةُ صُدُوْرٍ

(١١٤) — وَجِيْءَ بِكُلِّ نَبِيٍّ وَّصِدِّيْقٍ وَّشَهِيْدٍ

(١١٥) — وَتَوَحَّدَ لِلْفَصْلِ رَبٌّ قَدِيْرٌ بِعَبْدِهٖ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ

(١١٦) — فَكَمْ مِّنْ زَفْرَةٍ تُضْنِيْهِ

(١١٧) — وَحَسْرَةٍ تُنْضِيْهِ

(۱۰۹) ــــ نیز (مُردے کی) ہڈیوں کو حشر کے دن تک پیستی ہی رہے گی۔

(۱۱۰) ــــ پھر وہ قبر سے روزِ محشر صُور پھونکنے کے وقت نکلیں گے۔

(۱۱۱) ــــ پھر حشر و نشر کے لیے رُو برُو ہوں گے۔

(۱۱۲) ــــ پھر قبریں شق ہوں گی۔

(۱۱۳) ــــ پھر سینوں کے بھید کھُلیں گے۔

(۱۱۴) ــــ پھر ہر نبی و صدّیق و شہید موجود ہوں گے۔

(۱۱۵) ــــ نیز فیصلے کے لیے ربِّ کریم کے حضور جو بندوں پر خبیر و بصیر ہے (لوگ) وحشت کی کیفیت میں کھڑے ہوں۔

(۱۱۶) ــــ پھر (روزِ حشر) کس قدر گریہ و بین ہوں گے (جو مُردے) کو مزید درد و رنج دیں گے۔

(۱۱۷) ــــ نیز کتنی حسرتیں ہوں گی جو (بشر کو) بوسیدہ کردیں گی۔

(١١٨) — فِي مَوْقِفٍ مَهُولٍ وَمَشْهَدٍ جَلِيلٍ بَيْنَ يَدَيْ مَلِكٍ عَظِيمٍ

(١١٩) — وَبِكُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ عَلِيمٍ

(١٢٠) — فَحِينَئِذٍ يُلْجِمُهُ عَرَقُهُ

(١٢١) — وَيَحْصُرُهُ قَلَقُهُ

(١٢٢) — عَثْرَتُهُ غَيْرُ مَرْحُومَةٍ

(١٢٣) — وَصَرْخَتُهُ غَيْرُ مَسْمُوعَةٍ

(١٢٤) — وَحُجَّتُهُ غَيْرُ مَقْبُولَةٍ

(١٢٥) — زَلَّلَتْ جَرِيدَتُهُ

(١٢٦) — وَنُشِرَتْ صَحِيفَتُهُ حَيْثُ نَظَرَ فِي سُوءِ عَمَلِهِ

(١٢٧) — وَشَهِدَتْ عَلَيْهِ عَيْنُهُ بِنَظَرِهِ

(۱۱۸) —— یہ کیفیت یومِ ہول ہیں نیز منزلِ جلیل پر
مَلکِ عظیم کے حضور میں ہو گی۔

(۱۱۹) —— کہ جو ہر چھوٹے بڑے پر علیم ہے

(۱۲۰) —— پس پسینے کی بہتی ہوئی نہریں منہ بند کر دیں گی۔

(۱۲۱) —— بے چینی (مُردے کو) گھیرے گی

(۱۲۲) —— نیز (مُردے کی) غلطی غیر مستحقِ مہر و کرم ہو گی۔

(۱۲۳) —— نیز مردے کی چیخیں سننے کے درجے تک
نہیں پہنچیں گی۔

(۱۲۴) —— نیز مُردے کی حجّت قبولیت کے درجے
سے بھی دُور ہو گی۔

(۱۲۵) —— نیز مُردے کی فہرستِ عمل بہت دور چلی گئی۔

(۱۲۶) —— صحیفۂ عمل پیش ہونے کے بعد بُرے عمل پر
نظر پڑے گی۔

(۱۲۷) —— نیز بندے کی نظر کے متعلق چشمِ علیٰ تصدیق کرے گی۔

(١٢٨) وَيَدُهُ بِبَطْشِهِ وَرِجْلُهُ بِخَطْوِهِ وَفَرْجُهُ بِلَمْسِهِ وَجِلْدُهُ بِمَسِّهِ.

(١٢٩) فَسُلْسِلَ جِيدُهُ وَغُلَّتْ يَدُهُ

(١٣٠) وَسِيقَ بِسَحْبٍ وَحْدَهُ

(١٣١) فَوَرَدَ جَهَنَّمَ بِكَرْبٍ وَشِدَّةٍ

(١٣٢) فَظَلَّ يُعَذَّبُ فِي جَحِيمٍ

(١٣٣) وَيُسْقَى شَرْبَةً مِنْ حَمِيمٍ تَشْوِي وَجْهَهُ وَتَسْلَخُ جِلْدَهُ

(١٣٤) وَتَضْرِبُهُ زَبَانِيَتُهُ بِمَقْمَعٍ مِنْ حَدِيدٍ

(١٣٥) وَيَعُودُ جِلْدُهُ بَعْدَ نَضْجِهِ كَجِلْدٍ جَدِيدٍ.

(١٣٦) يَسْتَغِيثُ فَتُعْرِضُ عَنْهُ خَزَنَةُ جَهَنَّمَ

(۱۲۸) —— نیز بندے کے دست، گرفت کے متعلق چیخیں گے نیز پیر بھی چلنے کے متعلق بولیں گے نیز مخفی عضو لمس کے متعلق جلد بندے کے مس کرنے کے متعلق بولے گی۔

(۱۲۹) —— پھر بندے کی گردن شکنجے میں ہوگی اور دست ہتھکڑی میں۔

(۱۳۰) —— پھر (فرد کو) گھسیٹتے ہوئے لے چلیں گے۔

(۱۳۱) —— پس بندے کی دوزخ میں پہنچ کرب و شدت سے ہوگی۔

(۱۳۲) —— پھر بندے کی جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سکونت ہوگی۔

(۱۳۳) —— پھر پینے میں گرم مشروب ہے جس سے چہرہ بھی جھلسے نیز جلد بھی سلگنے لگے

(۱۳۴) —— نیز زینت کی جگہ پر لوہے کے گرز سے چوٹ پڑے گی۔

(۱۳۵) —— پھر جلد جلنے کے بعد نئی جلد میں تبدیل ہونے لگے گی۔

(۱۳۶) —— گر وہ مدد کے لیے چیخے بھی تو داروغۂ جہنم ابندے سے منہ موڑ لے۔

١٣٧ — وَيَسْتَصْرِخُ فَيَلْبَثُ حَقَبَةً يَنْدَمُ.

١٣٨ — نَعُوذُ بِرَبٍّ قَدِيرٍ مِّنْ شَرِّ كُلِّ مَصِيرٍ

١٣٩ — وَنَسْأَلُهُ عَفْوَ مَنْ رَضِيَ عَنْهُ وَمَغْفِرَةَ مَنْ قَبِلَهُ

١٤٠ — فَهُوَ وَلِيُّ مَسْأَلَتِيْ وَمُنْجِحُ طَلِبَتِيْ

١٤١ — فَمَنْ زُحْزِحَ عَنْ تَعْذِيبِ رَبِّهِ جُعِلَ فِيْ جَنَّتِهِ بِقُرْبِهِ

١٤٢ — وَخُلِّدَ فِيْ قُصُورٍ مُّشَيَّدَةٍ

(۱۳۷) —— نیز پھر وہ شور و غل کرنے کے بعد بھی کم سے کم یک حَقبہ (ستر جمع دس برس) مکین بن کر رہنے پر مجبُور رہے۔

(۱۳۸) —— ہم ربِّ قدیر سے گوشۂ رحمت طلب کرتے ہیں ہر نتیجہ کے شر سے۔

(۱۳۹) —— نیز وہ عفو و درگزر طلب کرتے ہیں جو خوشنودیٔ ربّ و پیشِ رحیم سببِ مغفرت ہو نیز وہ مغفرت بھی جو قبول کرلی گئی ہو۔

(۱۴۰) —— پس وہ (رب) عرض و طلب میں ولی ہے نیز میری ضرورت پوری کرنے کی سبیل (بھی) ہے۔

(۱۴۱) —— پس جو تعذیبِ ربّ سے دور ہے وہ (ربّ کی) جنّت و قربت میں ہے۔

(۱۴۲) —— نیز (بندے کی) (جنّت کے) مضبوط محلوں میں سکونت ہوئی۔ (ہمیشگی کی)

(١٤٣) —— وَمُلِكَ بِحُورٍ عِينٍ وَّحَفَدَةٍ

(١٤٤) —— وَطِيفَ عَلَيْهِ بِكُؤُوسٍ

(١٤٥) —— وَسُكِنَ فِي حَظِيرَةِ قُدُّوسٍ

(١٤٦) —— وَتَقَلَّبَ فِي نَعِيمٍ وَّسُقِيَ مِنْ تَسْنِيمٍ

(١٤٧) —— وَشَرِبَ مِنْ عَيْنِ سَلْسَبِيلٍ وَقَدْ مُزِجَ لَهٗ بِزَنْجَبِيلٍ مَّخْتُمٍ بِمِسْكٍ وَّعَبِيرٍ

(١٤٨) —— مُسْتَدِيمٍ لِلْمُلْكِ مُسْتَشْعِرٍ لِلسُّرُورِ

(١٤٩) —— يَشْرَبُ مِنْ خُمُورٍ فِي رَوْضٍ مُّغْدِقٍ

(۱۴۳) —— نیز حورِ عین و نوکروں کی ملکیت بھی ملی۔

(۱۴۴) —— نیز بندے کے گرد (کوثر کے) کوزے گردش کر رہے ہیں۔

(۱۴۵) —— پھر بندہ کی ہمیشہ کے لیے مقدّس منزل میں سکونت پذیری ہے۔

(۱۴۶) —— نیز نعمتوں میں زندگی گزرتی رہی نیز تسنیم (بہشت) پینے میں ملتی رہی۔

(۱۴۷) —— نیز سلسبیل کے چشمے سے پینے میں وہ مشروب کہ جس میں زنجبیل (سونٹھ) کی طرح مزہ ہے جو مشک و عبیر سے مُہر شدہ بھی ہے۔

(۱۴۸) —— جس کے لیے (بندے کی) ملکیت مستقل نیز لذّت و سرور ہر وقت پیہم

(۱۴۹) —— یہ وہ لوگ ہیں جو جنّت کے چمن میں مختلف مشروب پی رہے ہوں گے۔

(۱۵۰) —— لَيْسَ يُصَدَّعُ مَنْ شَرِبَهٗ
وَلَيْسَ يُنْزَفُ

(۱۵۱) —— هٰذِهٖ مَنْزِلَةُ مَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

(۱۵۲) —— وَحَذَّرَ نَفْسَهٗ مَعْصِيَتَهٗ

(۱۵۳) —— وَتِلْكَ عُقُوْبَةُ مَنْ جَحَدَ
مُنْشِأَهٗ

(۱۵۴) —— وَسَوَّلَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ مَعْصِيَتَهٗ

(۱۵۵) —— فَهُوَ قَوْلٌ فَصْلٌ وَّحُكْمٌ عَدْلٌ

(۱۵۶) —— وَخَبَرُ قَصَصٍ قَصَّ وَّوَعْظٍ
نُصَّ

(۱۵۷) —— تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ

(۱۵۸) —— نَزَلَ بِهٖ رُوْحُ قُدُسٍ
مُّبِيْنٍ

(۱۵۹) —— عَلٰى قَلْبِ نَبِيٍّ مُّهْتَدٍ رَّشِيْدٍ

(۱۵۰) —— کہ جو بھی پیئے وہ کبھی دردِ سر میں نہ پڑے، نیز نہ ہی کسی کمزوری میں۔

(۱۵۱) —— یہ منزلت ربّ سے ڈرتے رہنے میں ہے۔

(۱۵۲) —— کہ جو نفس کو ربّ کی معصیت سے محفوظ کرے۔

(۱۵۳) —— نیز دوسری قسم کی حدود منکرِ مشیتِ ربّ کے لیے ہیں۔

(۱۵۴) —— کہ جس نے معصیت کو نفس میں زینت دے دی۔

(۱۵۵) —— پس وہ (صحیفہ) قولِ فیصل و حکمِ عدل ہے۔

(۱۵۶) —— نیز وہ بہترین قصے ہیں جو بیّن ہیں وہ بہترین وعظ ہیں کہ جن کی تلقین کی گئی ہے۔

(۱۵۷) —— جو حکیم و حمید کی طرف سے تنزیل ہے۔

(۱۵۸) —— کہ جس کو لے کر رُوحِ قدس جو مبین ہے نزول کرتی رہی۔

(۱۵۹) —— رُشد و رہبری کے نبی کے قلب پر۔

(١٦٠) — صَلَّتْ عَلَيْهِ رُسُلٌ سَفَرَةٌ
مُكَرَّمُونَ بَرَرَةٌ

(١٦١) — عُذْتُ بِرَبٍّ عَلِيمٍ رَحِيمٍ
كَرِيمٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَدُوٍّ
لَعِينٍ رَجِيمٍ

(١٦٢) — فَلْيَتَضَرَّعْ مُتَضَرِّعُكُمْ

(١٦٣) — وَلْيَبْتَهِلْ مُبْتَهِلُكُمْ

(١٦٤) — وَلْيَسْتَغْفِرْ كُلُّ مَرْبُوبٍ
مِنْكُمْ لِي وَلَكُمْ

(١٦٥) — وَحَسْبِيَ رَبِّي وَحْدَهُ

(۱۶۰) —— کہ جس پر گزشتہ شریعتوں کے پیغمبروں نے جو مکرم و نیک تھے درود بھیجے۔

(۱۶۱) —— میں نے ربّ علیم و رحیم سے جو کریم بھی ہے گوشۂ سکون کی طلب کی ہر دشمن لعین و رجیم کے شر سے بچتے ہوئے۔

(۱۶۲) —— پس تم میں ہر روتے ہوئے بندے کو ضروری ہے کہ وہ ربّ سے گریہ کرے۔

(۱۶۳) —— نیز تم میں سے ہر بے چین شخص کو ضروری ہے کہ وہ ربّ سے بین کرے۔

(۱۶۴) —— نیز تم میں سے رزق پر ہر پرورش شدہ کو میرے لیے نیز تم سب کے لیے مغفرت طلب کرنی ضروری ہے۔

(۱۶۵) —— میرے لیے ربّ کفیل ہے جو وجود و صفت کے سبب منفرد ہے۔
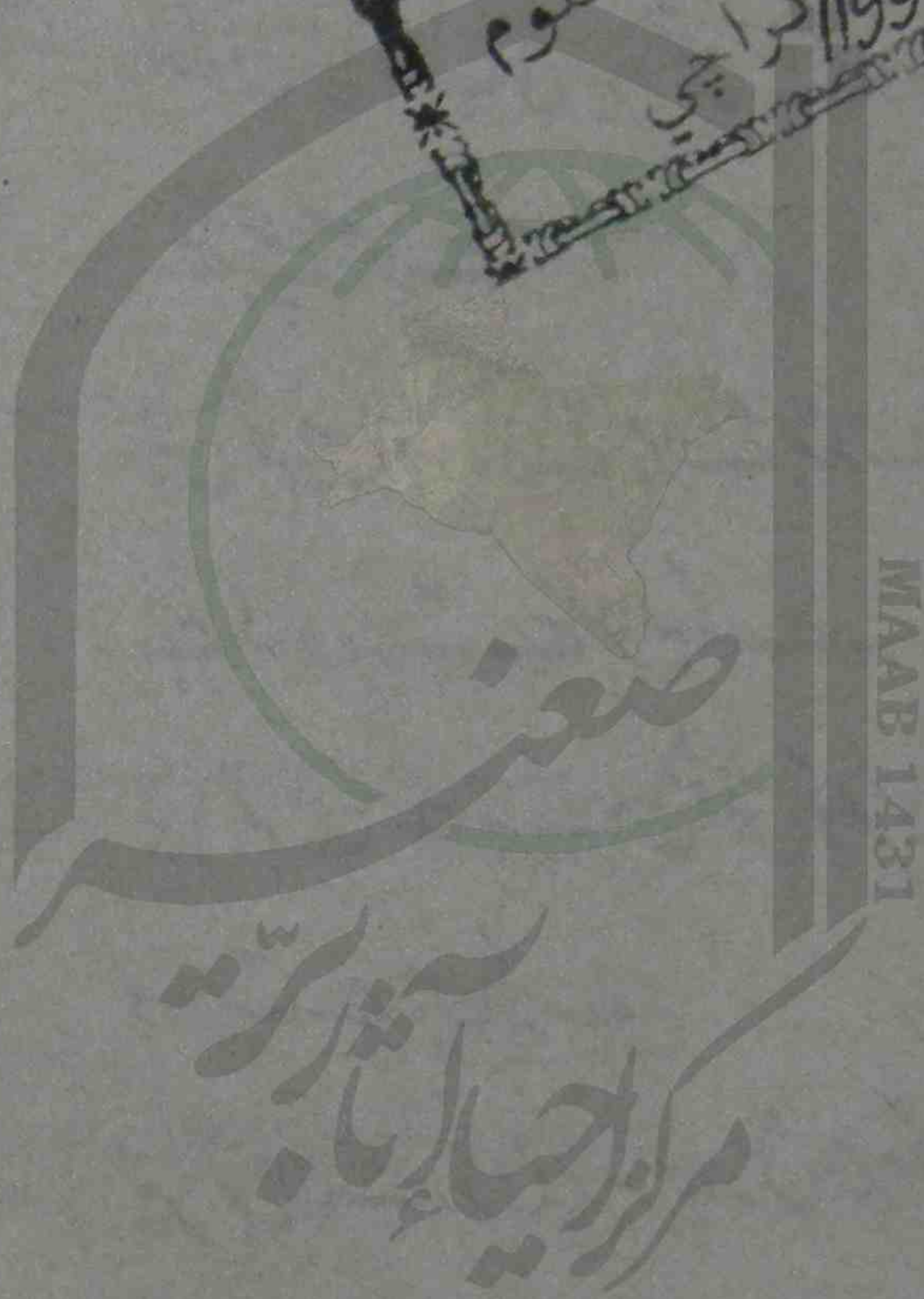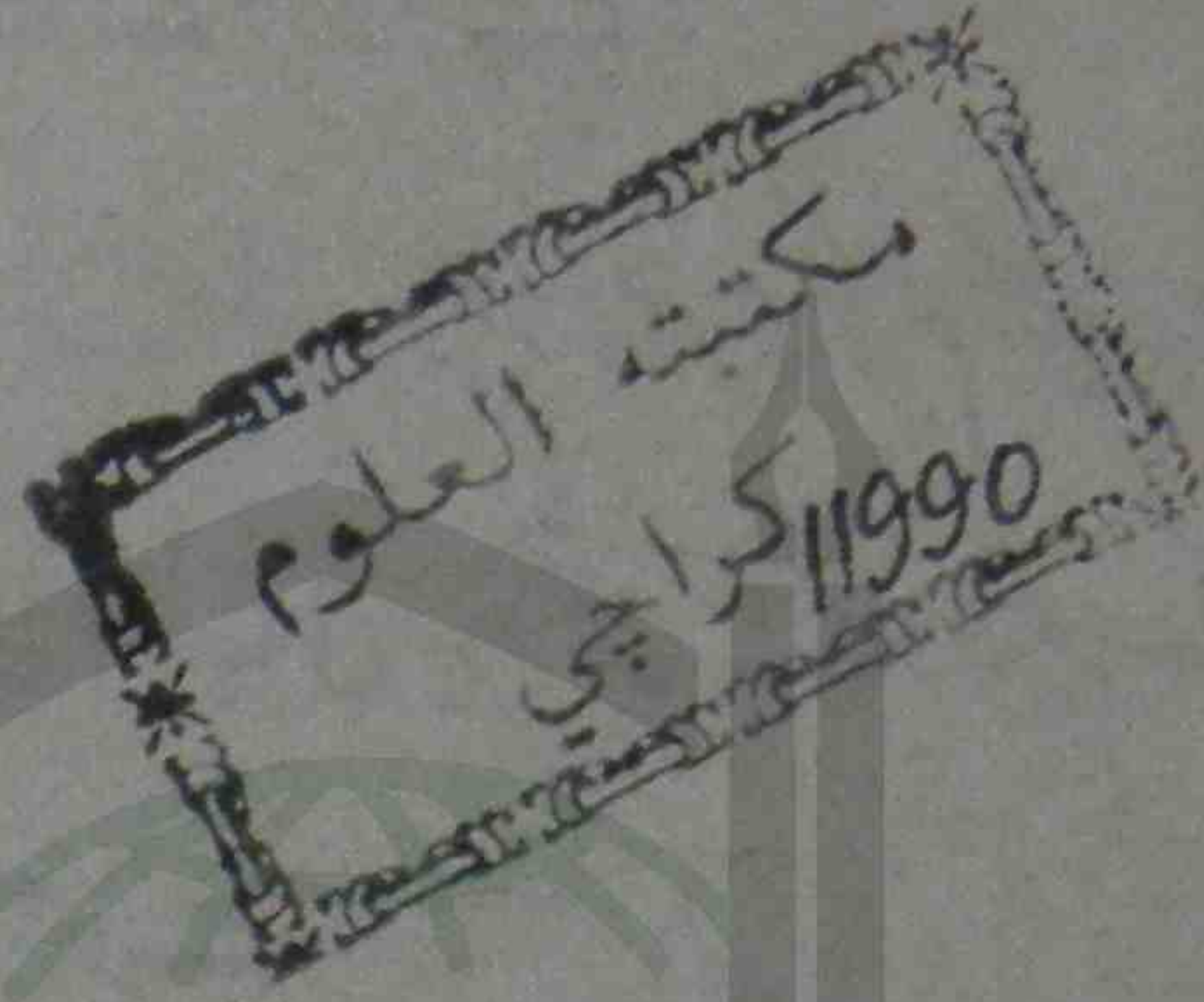
نذر کردم این بہ مولائے نجف
گر قبول افتد زہے عِزّ و شرف